تاریخ کا ایک ورق

ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

جب انطاکیہ فتح ہوا

عیسائیوں کے متبرک مقام انطاکیہ کو فتح کر کے اہلِ اسلام داخل ہوئے تو وہ شہر کی خوب صورتی اس کی عالیشان عمارات وسیع بازار، پُر فضا میدان لہلہاتے کھیت سرسبز و شاداب باغات۔ مفرح آب و ہوا کو دیکھ کر دنگ رہ گئے اور بہت خوش ہوئے وہ چاہتے تھے یہاں کم از کم ایک ماہ قیام کریں اور آرام کرنے کی اجازت مل جائے۔ مگر امین الامت حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انطاکیہ کا سب انتظام کر کے لشکرِ اسلام کو تین دن کے بعد کوچ کا حکم دیا اور خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مندرجہ ذیل خط لکھا۔

"آغاز خدائے رحمان و رحیم کے نام، ابو عبیدہ عامر بن جراح عامل شام کی طرف سے امیر المومنین کی خدمت میں۔ آپ پر سلامتی ہو۔ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے پایۂ تخت نصرانیت شہرِ عظیم انطاکیہ پر مسلمانوں کو فتح دی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری خاص نصرت اور مدد فرمائی اور رومیوں کو شکست دی۔ شاہ ہرقل کشتی میں بیٹھ کر سمندر کے راستے فرار ہو گیا۔ میں نے انطاکیہ کی آب و ہوا فرحت بخش ہونے کی وجہ سے اس میں قیام نہیں کیا۔ مجھے خوف ہوا کہیں اس کی مفرح آب و ہوا کا مسلمانوں پر بُرا اثر نہ پڑے۔ اور دنیا کی محبت ان پر غالب نہ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں سستی نہ ہو جائے۔ میرا ارادہ حلب کی طرف جانے کا ہے۔ میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں اگر آپ حکم دیں تو شام کے دّروں اور گھاٹیوں کی طرف بڑھوں ورنہ یہیں ٹھہرا رہوں۔

امیر المومنین! بعض اہلِ عرب رومی عورتوں سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں نے انہیں روک دیا ہے آپ اس کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپ پر اور تمام مسلمانوں پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔"

یہ خط اور مالِ خمس حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے زید بن واہبؓ کے حوالے کیا اور ان کے ہمراہ حفاظتِ مال کے لئے ایک حفاظتی گارد ساتھ بھیجی۔ زید بن واہبؓ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں ہل چل مچی ہوئی تھی۔ لوگ اِدھر اُدھر دوڑتے پھر رہے تھے۔ حضرت زیدؓ سمجھے مدینہ میں کوئی واقعہ پیش آ گیا ہے۔ ایک شخص سے پوچھا یہ کیا ماجرہ ہے؟ جواب ملا حضرت عمر امیر المومنین حج بیت اللہ کو جا رہے ہیں اور لوگ اُن کے ہمراہ حج کرنے

سعادت حاصل کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت زید حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمرؓ اس وقت مدینہ منورہ سے باہر ایک گیٹ لشکر کے ساتھ پاپیادہ چل رہے تھے۔ دائیں طرف حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ اور پیچھے ایک جماعت تھی حضرت زیدؓ نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔ حضرت عمرؓ نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ حضرت زید نے کہا ــ میں امین الامت عبیدہ بن جراح والیٔ شام کی طرف سے آیا ہوں۔ آپ کو مبارک ہو اللہ نے لشکر اسلام کو انطاکیہ پر شاندار فتح نصیب فرمائی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سنتے ہی فوراً زمین پر سجدے میں گر پڑے جب سر اٹھایا تو آپ کا چہرہ اور داڑھی خاک آلود تھے آپ کہہ رہے تھے۔ ”اے میرے اللہ تیری اس نعمت کاملہ پر تیری بے حد حمد و ثنا اور تیرا شکر بجا لاتا ہوں“

پھر خط کھول کر پڑھا۔ خط پڑھتے ہی آپ رونے لگ گئے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا امیر المومنین خوشی کے اس مبارک موقعہ پر رونے کی وجہ کیسی؟

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے ابوالحسن میں اس لئے رویا کہ ابو عبیدہؓ نے مسلمانوں کے نفسوں پر سختی کی۔ پھر حضرت علیؓ کو خط دے دیا۔ حضرت علیؓ نے خط پڑھ کر کہا ابو عبیدہؓ نے اچھا نہیں کیا۔ مگر ابو عبیدہ بڑے متقی اور پرہیزگار ہیں انہوں نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے ایسا کیا ہے تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں حب الدنیا نہ گھر کر جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کے بارے میں فرمایا۔ ہر نبی کی امت کا ایک امین ہوتا ہے میری امت کا امین عبیدہ بن جراح ہے۔ پھر حضرت عمرؓ بہت خوش ہو گئے اور وہیں زمین پر بیٹھ گئے قلم دوات منگوا کر ابو عبیدہ کو مندرجہ ذیل خط لکھا:۔

ابتدا رحمٰن رحیم کے نام سے اللہ کے بندے امیر المومنین عمرؓ کی طرف سے ان کے عامل ابو عبیدہ بن جراح کے نام۔ تم پر سلامتی ہو۔ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے نبی پر درود بھیجتا ہوں۔ میں خداوند تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے اپنی تائید سے مسلمانوں کو یہ نعمت عطا فرمائی۔ اور پرہیزگاروں کے لئے عاقبت کی بھلائی مقرر فرمائی۔ وہ ہمیشہ اپنے بندوں پر مہربانی کرنے والا ہے۔ تم نے لکھا ہے ہم انطاکیہ میں اس کی خوش کن اور فرحت بخش آب و ہوا کی وجہ سے نہیں ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ نے نیکوکار اور پرہیزگاروں پر پاک چیزیں حرام نہیں کیں۔ وہ خود کلام پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

”اے پیغمبر! تم پاک و طاہر چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں“

تمہیں لازم تھا کہ مسلمانوں کو محنت مشقت کے بعد آرام دیتے کہ وہ کھانے کی چیزوں سے محظوظ ہوں اپنے جسموں کو آرام دیں کیونکہ ان کے جسم دشمنوں سے لڑنے میں تکلیف اور دکھ اٹھاتے ہیں دشمنوں کے پیچھے دروں اور گھاٹیوں میں جانے کا جو حکم تم حاصل کرنا چاہتے ہو اسے تم خود ہی بہتر سمجھتے ہو کیوں کہ وہاں کے حالات کو تمہیں اچھی طرح معلوم ہے جیسے پوری طرح واقفیت نہیں۔ اگر تم سمجھتے ہو دروں اور گھاٹیوں میں تمہارا داخل ہونا اہل اسلام کے لئے مفید اور بہتر ہے تو بے شک جاؤ لیکن واقف کار راہ دکھانے والا ضرور

بمراہ سے جانا۔ تاکہ درّوں اور گھاٹیوں میں ناواقفیت کے باعث لشکرِ اسلام تیران و سرگرداں نہ ہو۔ اگر کوئی تم سے صلح کرے تو تم بھی صلح کر دو جو عہد ہو جائے اس کے پورے پابند رہو۔ کسی پر زیادتی نہ کرو۔ اور جو تم نے پوچھا ہے کہ اہلِ عرب میں سے بعض آدمی رومی عورتوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو جو شخص ایسا کرنا چاہے اسے جائز طریقہ پر کرنے دو۔ صرف خیال رکھو کسی سے کوئی امر شریعتِ اسلام کے خلاف ظہور میں نہ آئے تقوٰی اور خشیتِ الٰہی کا لشکرِ اسلام کو پابند رکھیں۔ تمام مسلمانوں پر سلامتی ہو خدا کے بندے عمرؓ کو اپنی دعاؤں میں نہ بھلانا۔"

یہ خط لکھ کر حضرت عمرؓ نے حضرت زید کے حوالے کیا کہ جس طرح خط لائے ہو اسی طرح پہنچا بھی دو۔ اللہ تعالیٰ سے اجر کے امیدوار ہو۔

زید بن واہبؓ خط لے کر کچھ فاصلہ چلے حضرت عمرؓ نے کہا۔ زید! ٹھہر جاؤ اسی وقت اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونٹ پر سے توشہ اتار لاؤ۔ غلام نے تھیلیاں لا کر سامنے رکھ دیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک تھیلی میں سے چار سیر ستّو پیمانے میں بھر کے پھر دوسری تھیلی میں سے چار سیر کھجوریں نکال کر زید بن واہب کے حوالے کیں اور فرمایا عمرؓ کی طرف سے تمہاری دعوت ہے مجھے مجبور سمجھنا میرے امکان میں اتنا کچھ ہو سکتا ہے پھر اٹھ کر زید کے سر پر ازراہِ شفقت بوسہ لیا اور فرمایا " اب میں تمہیں رخصت کرتا ہوں"۔

حضرت زید بن واہب شہنشاہِ عرب و شام کے توشے میں سے حصہ پا کر اور ان کی شفقت اپنے حال پر دیکھ کر دلی جوش سے اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ ستّو اور کھجوریں اور سر کا بوسہ اس کی تمام زندگی کو فرحت بخشنے کے لئے کافی تھا۔

مؤتمر المصنفین کی پہلی پیش کش

دعواتِ حق (جلد اول)

از شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

مؤتمر المصنفین ۔ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مؤتمر المصنفین کی دوسری پیش کش

اسلام اور عصرِ حاضر

از قلم مولانا سمیع الحق مدیر الحق

مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان